مویشی پالنے پر تھا[1]۔

جغرافیائی قربت کی وجہ سے سوڈان پر ہر دور میں مصر کے گہرے اثرات رہے ہیں۔ مصر میں اسلام ۶۴۰ء میں آیا اور مسلمانوں نے جنوبی علاقوں میں بھی اسلام کا پیغام پہنچانے اور انہیں دائرہ اسلام میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ تاہم اس علاقے کے مقرۃ (Makoria) کے نام سے معروف عیسائی حکمرانوں نے خلافت اسلامیہ کے ساتھ صلح کا معاہدہ کرلیا جو بقط یا بقت کہلایا اور غالبًا یونانی یا رومی لفظ پیکٹ (pact) کی معرّب شکل ہے۔ اس معاہدے کو جو سات سو سال تک قائم رہا، بین الاقوامی تاریخ کے طویل ترین مدت تک برقرار رہنے والے معاہدے کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کے نتیجے میں یہاں عرب تاجروں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہوا اور خلافت اسلامی میں شامل نہ ہونے کے باوجود شمالی سوڈان میں اسلام بہت تیزی سے پھیلا۔ چودھویں صدی عیسوی میں مقرۃ بادشاہت کا خاتمہ ہوگیا۔ جنوبی سوڈان کے بارے میں شمالی سوڈان کی نسبت بہت کم معلومات ہیں۔ اس کی وجہ غالبًا یہ ہے کہ یہ علاقہ نیم خانہ بدوش قبائل پر مشتمل تھا۔ سولہویں صدی میں ان قبائل میں سے فنج نامی قبیلہ نے شمال کا رخ کیا اور نوبیا کے علاقے کو متحد کر کے سِنار سلطنت قائم کی۔ فنج سلاطین نے تیزی سے اسلام قبول کرلیا۔ اسی زمانے میں مغرب میں دارفور سلطنت وجود میں آئی جبکہ ان کے درمیان تقالیوں نے نوبا کی پہاڑیوں میں ایک الگ ریاست قائم کی[2]۔

۱۔ بحوالہ: http://www.ancientsudan.org/history_01_prehistory.htm

۲۔ بحوالہ: Helen Chapin Metz, ed. *Sudan: A Country Study*. Washington: GPO for the Library of Congress, 1991 (http://countrystudies.us/sudan)

جدید سوڈان کی تشکیل اور سیاسی اتار چڑھاؤ

پچھلے دوسو سال میں سوڈان جن مراحل سے گزر کر موجودہ شکل تک پہنچا ہے ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۸۲۰ء میں مصر کے حکمراں محمد علی پاشا نے شمالی سوڈان کے بعض حصوں کو فتح کیا۔ خلافت عثمانی کے خاتمے کے بعد مصر پر برطانوی تسلط کے نتیجے میں سوڈان، برطانیہ اور مصر کی دہری محکومیت کے دور میں داخل ہوگیا۔ ۱۸۸۰ء کی دہائی میں محمد احمد المہدی کی قیادت میں، جو مہدی سوڈانی کے نام سے معروف ہیں، بیرونی تسلط سے آزادی کی تحریک شروع ہوئی اور برطانیہ اور مصر ۱۸۸۵ء میں مہدی سوڈانی کے ہاتھوں شکست سے دوچار ہوئے۔

مہدی سوڈانی نے سوڈان کو متحد کر کے اسلامی شریعت کی بنیاد پر حکومت قائم کی۔ لیکن ان کے انتقال کے بعد ۱۸۹۰ء میں برطانیہ نے فوج کشی کر کے سوڈان پر دوبارہ قبضہ کرلیا۔ ۱۸۹۹ء میں مصر اور برطانیہ میں ایک بار پھر سوڈان پر مشترکہ طور پر حکومت کرنے کا سمجھوتہ ہوگیا۔ ۱۹۳۰ء میں برطانیہ نے جنوبی اور شمالی سوڈان کو متعدد ثقافتی اور مذہبی اختلافات کے بناء پر الگ الگ علاقوں کی حیثیت دینے کا اعلان کیا۔ ۱۹۴۶ء میں جب مصر سوڈان کے معاملات سے عملاً الگ ہو چکا تھا، خرطوم کی حکومت اور برطانیہ نے اچانک شمالی اور جنوبی سوڈان کو ایک ہی انتظامی علاقے کے طور پر ضم کرنے کا فیصلہ کیا۔ جنوب میں بھی عربی زبان کو دفتری زبان بنادیا گیا اور سرکاری مناصب پر شمال کی گرفت مضبوط ہونے کا سلسلہ شروع ہوا۔ فروری ۱۹۵۳ء میں برطانیہ اور مصر میں سوڈان کو خودمختاری دینے کا سمجھوتہ ہوا۔ آزادی سے پہلے عبوری دور کا آغاز ۱۹۵۴ء میں ایک پارلیمنٹ کے قیام سے ہوا۔ جبکہ یکم جنوری ۱۹۵۶ء کو عبوری دستور کے تحت سوڈان کو ایک واحد قوم کی حیثیت سے خودمختاری دے دی گئی اور یوں جمہوریہ سوڈان کی تشکیل عمل میں آئی[۱]۔

۱۔ بحوالہ: What Is the What: The Autobiography of Valentino Achak Deng

سوڈان کی پہلی حکومت اسمٰعیل الازہری کی سربراہی میں بنی۔ کابینہ میں نیشنل یونینسٹ پارٹی کی اکثریت تھی مگر یہ حکومت جلد ہی ختم ہوگئی اور دوسری مخلوط حکومت قائم ہوئی، لیکن سیاسی اختلافات، اقتصادی ابتری اور شمال وجنوب کے درمیان تصادم میں اضافہ ہوتا رہا۔

سیاسی حکومتوں کی ناکامی نے فوجی انقلاب کا راستہ ہموار کیا اور آزادی کے صرف دو سال بعد ۱۹۵۸ء میں فوج کے سربراہ لیفٹنٹ جنرل ابراہیم عبود نے پارلیمانی حکومت کو رخصت کر کے اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ جنرل عبود نے اس یقین دہانی کے ساتھ حکومت سنبھالی تھی کہ حالات کو سازگار بنا کر اقتدار جلد از جلد عوامی نمائندوں کو منتقل کر دیں گے مگر آٹھ سال میں بھی نہ حالات بہتر ہوئے نہ اقتدار عوامی نمائندوں کو واپس ملا۔ آخر عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء میں حکومت کے خلاف ہڑتالوں اور پرتشدد مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوا اور فوجی حکومت رخصت ہونے پر مجبور ہوگئی۔ عبوری حکومت بنی اور اس نے اپریل ۱۹۶۵ء میں پارلیمانی انتخابات کرائے۔ امہ پارٹی اور نیشنل یونینسٹ پارٹی کے اتحاد نے محمد احمد محجوب کی قیادت میں حکومت بنائی۔ ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۹ء کے دوران حکومتیں بار بار تبدیل ہوئیں۔ اس کا سبب آئین سازی کے امور پر اتفاق نہ ہونا یا اقتصادی ابتری اور نسلی کشیدگی کے مسائل رہے۔ آبادی کی اکثریت اسلامی دستور کی خواہش مند تھی۔ آزادی کے بعد ہی سے پارلیمنٹ میں یہ جدوجہد شروع ہوگئی تھی چنانچہ ۱۹۶۸ء میں امہ پارٹی اور این یو پی کے اتحاد کے مجوزہ دستور میں بھی اسلام کا رنگ نمایاں تھا۔

سیاسی قوتوں کے اختلافات نے ایک بار پھر فوجی مداخلت کی راہ ہموار کردی اور چار سال کے بعد ہی ۲۵ مئی ۱۹۶۹ء کو کرنل جعفر نمیری کی قیادت میں فوج نے پھر اقتدار پر قبضہ کرلیا۔ پارلیمنٹ توڑ دی گئی، سیاسی جماعتیں ممنوع قرار پائیں اور کرنل نمیری فوج کی حکومت میں وزیراعظم بن گئے۔ نمیری مصر کے صدر جمال ناصر کی فکر اور سوشلسٹ نظریے سے متاثر تھے۔ انہوں نے بینکوں اور صنعتوں کو قومیانے کی

ا۔ سوڈان کی خانہ جنگیوں کا مفصل ذکر آگے آئے گا یہاں اختصار کے ساتھ یہ جان لیجیے کہ جنوبی سوڈان میں شمال کے غلبے کے خلاف تحریک، سوڈان کی آزادی کے باقاعدہ اعلان سے پہلے ہی شروع ہوگئی تھی۔ آزادی کے بعد اس نے مکمل بغاوت اور خانہ جنگی کی شکل اختیار کرلی اور یہ سلسلہ ۱۷ سال یعنی ۱۹۷۲ء تک جاری رہا۔ ایک معاہدے کے نتیجے میں دس سال تک یہ خانہ جنگی بند رہی مگر ۱۹۸۳ میں پھر شروع ہوئی اور ۲۰۰۵ء میں ایک معاہدے کے بعد یہ سلسلہ تھما مگر ۲۰۰۳ء کے اوائل سے دارفور میں جدید سوڈان کی تاریخ کی تیسری ہولناک خانہ جنگی شروع ہوگئی جو تا حال جاری ہے۔

پالیسی اختیار کی اور عرب قومیت اور عرب اتحاد کے وکیل کی حیثیت سے سامنے آئے۔ان کی حکومت میں کمیونسٹ اور غیر کمیونسٹ عناصر کے درمیان اختلافات رہے جس کے نتیجے میں جولائی ۱۹۷۱ء میں کمیونسٹ پارٹی کی قیادت میں کی گئی کارروائی کے ذریعے نمیری کو اقتدار سے بے دخل کر دیا گیا مگر بہت جلد ان کے ساتھی ان کی حکومت بحال کرنے میں کامیاب ہو گئے۔اسی سال ایک ریفرنڈم میں سرکاری نتائج کے مطابق تقریباً ۹۹ فی صد ووٹ لے کر وہ ملک کے صدر بن گئے۔

۱۹۷۲ء میں انہوں نے جنوبی سوڈان میں بغاوت کے خاتمے کے لیے ایک معاہدہ کیا جو عدیس ابابا ایگریمنٹ کے نام سے معروف ہے[۱]۔

اس میں جنوبی سوڈان کو علاقائی خود مختاری دینے کا اعلان کیا گیا۔اس کے ساتھ ساتھ نمیری نے سوشلزم ترک کر کے مغرب نواز پالیسیاں اپناتے ہوئے بینکوں اور کارخانوں کو ان کے مالکان کو واپس کرنے اور بیرونی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی پر مبنی اقتصادی حکمت عملی اپنائی۔چنانچہ کئی مغربی ملکوں سے اس ضمن میں معاہدے ہوئے۔۱۹۷۵ء میں فوج کے کمیونسٹ عناصر نے انہیں اقتدار سے بے دخل کرنے کی ایک بار پھر کوشش کی مگر یہ کوشش بھی نمیری کے حامیوں نے چند گھنٹوں ہی میں ناکام بنا دی۔۱۹۷۶ء میں مہدی سوڈانی کے معتقدین نے جو انصار کہلاتے ہیں، نمیری حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش کی مگر اس کے بعد نمیری نے انصار اور امہ پارٹی کے قائد صادق المہدی کو قومی مفاہمت کی پالیسی کے تحت مفاہمت دعوت دی اور حکومت سے اختلاف کے جرم میں گرفتار تمام لوگوں کو رہا کر دیا گیا۔صادق المہدی اور ڈیموکریٹک یونینسٹ پارٹی کے ارکان پارلیمنٹ کا حصہ بن گئے۔

۱۹۸۱ء میں جعفر نمیری ظاہری شواہد کے مطابق اپنی گرتی ہوئی مقبولیت کی بناء پر عوامی حمایت حاصل کرنے کے لیے اسلام کے علم بردار کی حیثیت سے سامنے آئے۔انہوں نے اخوان المسلمون سے روابط قائم کیے اور ۱۹۸۳ء میں پورے ملک میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کر دیا۔جنوبی سوڈان کی سرحدوں کا از سر نو تعین بھی کیا گیا جس کا مقصد جنوبی سوڈان کے لوگوں کے بقول تیل کی پیداوار کے بعض علاقوں کو شمالی سوڈان میں شامل کرنا تھا۔جنوبی سوڈان میں، جہاں آبادی کی بھاری اکثریت بت پرستوں اور عیسائیوں

۱۔دیکھیے: http://www.espac.org/peace_process/addisababa.asp